محمد عبداللہ جاوید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بہار و خزاں کا ایک لطیف ـــــ قرآنی پہلو

یوں تو ساری کائنات میں روزانہ سینکڑوں واقعات پیش آتے رہتے ہیں، کہکشاؤں کی گردش، سیاروں کا تیرنا، سورج کا طلوع و غروب ہونا، چاند کا گھٹنا اور بڑھنا، موسموں کی تبدیلی، قدرتی اور انسانی آفات .... گویا اس کائنات میں ایک ہنگامہ بپا ہے۔ دانش مندی یہی ہے کہ انسان اپنے دل کی آنکھوں سے ان واقعات اور حوادث کا مشاہدہ کرے اور جان لے کہ کائنات اس قدر منظم کیوں ہے اور کیسے اسکی زندگی منظم ہونی چاہئے۔ یہ بھی دیکھے کہ وہ کیا اسباق ہیں جن سے اسکا اور اسکے معاشرہ کا بھلا ہو سکتا ہے؟ جاننے اور سمجھنے کا یہ عمل وقتی نہ ہو بلکہ یہ تو سانسوں کی طرح چلتا رہے، اٹھے بیٹھے اور لیٹے۔

آسمانوں اور زمین کی ساخت پر غور و فکر سے نہ صرف صلاحیتوں کا نشو و نما ہوتا ہے بلکہ قوت مشاہدہ و ادراک میں غیر معمولی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ سورج، چاند اور زمین کی گردش سے بھی سبق ملتا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز سے بھی نصیحت حاصل کی جاتی ہے۔ اس کائنات میں جو واقعات رونما ہوتے ہیں ان میں سب سے چھوٹا اور معمولی قسم کا واقعہ کیا ہو سکتا ہے؟ درخت سے پتے کا گرنا، جی ہاں یہ ایک چھوٹا سا واقعہ ہو سکتا ہے۔ پتوں کا گرنا، بے شمار گرنا، ہر جگہ اور ہر وقت گرنا، ایک عام سی بات ہے۔

درخت کی صحت اور اسکی رونق، پتوں سے وابستہ ہے لیکن قدرت کا کچھ ایسا نظام ہے کہ ایک وقت کے بعد درخت سے پتے بھی اپنا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ درخت سے لگے ہرے بھرے

پتے بھی گر جاتے ہیں اور سوکھے، پیلے اور مرجھائے ہوئے پتے بھی۔ بڑے بھی، چھوٹے بھی اور اوسط درجے کے بھی۔ ان پتوں کے گرنے کا کوئی متعین وقت نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ کہا جاسکتا ہے کہ کب کہاں سے کونسا پتہ یا پتے جھڑ جائیں گے؟ اس تناظر میں اس آیت سے کیا سمجھا اور اخذ کیا جاسکتا ہے؟

... وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلا يَعْلَمُهَا....

درخت سے گرنے والا کوئی پتہ ایسا نہیں جسکا اسے علم نہ ہو۔ سورہ الانعام: ۵۹

اس پر غور فرمائیں، یہ بہار و خزاں کی ایک انتہائی معنی خیز اور آسان تشریح ہے جو ہر خاص و عام کیلئے یکساں ہے، مشاہدہ کیلئے بھی اور غور و فکر کیلئے بھی۔ سورۃ الانعام کی آیت کے اس مختصر جملے سے حسب ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

- اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رونما ہونے والے بڑے بڑے اور بے شمار واقعات کی حقیقت تک رسائی کرنی ہو تو بس درخت سے گرتے ہوئے پتے کو دیکھ لیں، نہ جانے ہر پل دنیا بھر میں کتنے پتے درخت سے گرتے ہیں، جنگلوں میں، باغوں میں، کھیت کھلیانوں میں، گھر کی چھتوں اور دالانوں میں... ہر ایک پتہ رب کے حکم ہی سے اپنی ٹہنی سے جدا ہوتا ہے اور گرتے ہوئے یہ خاموش پیغام دیتا ہے کہ ہر طرح کا زوال رب ہی کے حکم سے یقینی ہو جاتا ہے۔
- درخت سے پتے کا گرنا واضح کرتا ہے کہ بقا کو فنا ہے۔ وجود کو مٹنا ہے۔ باقی کو ختم ہونا ہے۔ ہر چیز کا ایک مقرر وقت ہے۔ جب بھی پتہ گرے سمجھ لینا چاہئے کہ درخت سے اس کے تعلق کی مہلت ختم ہو چکی۔
- پتے کی درخت سے وابستگی، خود پتے کی ساخت اور اس کی صحت پر منحصر ہوتی ہے۔ وہی پتہ شجر سے جدا ہوتا ہے جسکے اندر ٹہنیوں سے چمٹے رہنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔

- بسا اوقات اُن ناکارہ پتوں کو درخت کا نظام خود اپنے سے جدا کرتا ہے جن کے اندر ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے نہ صرف ان کا بلکہ دیگر پتوں اور ٹہنیوں کا وجود بھی خطرے میں محسوس ہونے لگتا ہے۔
- پتے اگر اپنے درخت سے وابستہ ہیں تو وہ بہار کا منظر پیش کرتے ہیں' ہر طرف ہریالی' رنگ برنگ کے پھول خوشبوئیں بکھیرتے دلوں کو لبھاتے ہیں۔

وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ

اور یہ جو بہت سی رنگ برنگ کی چیزیں اس نے تمہارے لیے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں،اِن میں بھی ضرور نشانی ہے اُن لوگوں کے لیے جو سبق حاصل کرنے والے ہیں۔ سورہ النحل: ۱۳

بہار کی جہتیں' وسعتیں اور رنگارنگی.... رب کی حمد و ثنا کا بھی اسی مناسبت سے اہتمام کا تقاضہ کرتی ہیں' یعنی رب کی حمد کے کلمات بھی اپنے اندر معنی و مفاہیم کے مختلف رنگ لئے ہوئے ہوں۔ لہذا بہار ہو تو دلوں کی اتھاہ گہرائیوں سے صدا نکلے کہ ربنالک الحمد' تو ہی معبود حقیقی ہے' لاالہ الااللہ....

یہ بہار' یہ ترقی اور یہ خیر کے سارے پہلو اس رب کی طرف سے ہیں جس نے نہ صرف درختوں' ٹہنیوں اور پتوں کو وجود بخشا بلکہ انسان کو وہ قوت ادارک بھی عطا فرمائی جس سے وہ بخوبی مشاہدہ کر سکتا ہے' ان سے لطف اندوز ہو سکتا ہے اور یہ حقیقت بھی جان سکتا ہے کہ دنیا بھر میں عربوں' کھربوں پتے' ہر پل اپنے رب کے حکم سے گرتے رہتے ہیں۔ رب کا حکم درخت کے صرف ایک پہلو سے اس قدر وسعت رکھتا ہے کہ اندازہ کرنے کے لئے تعداد کا تعین عربوں اور کھربوں میں بھی کافی نظر نہیں آتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوقات پر غور کیا جائے تو کیا انسانی اذہان اس بات کا ادارک کر سکتے ہیں کہ اس رب کے احکامات کہاں کہاں اور کیسے کیسے روبہ عمل لائے جارہے ہیں؟ اور کیسے اور کن الفاظ میں اس خالق و مالک کی حمد و ثنا

بیان کی جاسکتی ہے؟ کیا قرآن مجید کا یہ ارشاد 'انسان کی کم مائیگی کا اظہار نہیں اور رب کریم کی جلیل القدر اور پر اسرار ذات کا ایک اجمالی تعارف نہیں؟

وَلَوْ أَنَّمَا فِي الأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰه ط إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب کے سب قلم بن جائیں اور سمندر (دوات بن جائے) جسے سات مزید سمندر روشنائی مہیا کریں تب بھی اللہ کی باتیں (لکھنے سے) ختم نہ ہوں گی بے شک اللہ زبردست اور حکیم ہے۔ سورہ لقمان: ۲۷

- جب پتے اپنی ٹہنیوں اور درختوں سے جدا ہوتے ہیں تو خزاں کا پتا دیتے ہیں۔ ہر طرف درخت اور شاخیں اور شاذ و نادر ہی پتوں سے لدی نظر آتی ہیں ورنہ کہیں مرجھائے اور دم سکیڑتے پتے ہیں تو کہیں خالی سوکھی ٹہنیاں۔ یہ موسم خزاں بھی اسی رب کی طرف سے ہے جس نے موسم بہار کے ذریعہ سب کی زندگی کا سامان کیا تھا۔ پتوں کا درخت سے گرنا' ٹہنیوں کا کمزور ہو جانا' یہ جان و مال کے نقصانات' یہ فصلوں اور پھولوں کی کمی سب رب کی آزمائش کی حکمت ظاہر کرتے ہیں:

لَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرَى لأُولِي الأَلْبَابِ - سورہ الزمر: ۲۱

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کو سوتوں اور چشموں اور دریاؤں کی شکل میں زمین کے اندر جاری کیا، پھر اس پانی کے ذریعہ سے وہ طرح طرح کی کھیتیاں نکالتا ہے جن کی قسمیں مختلف ہیں، پھر وہ کھیتیاں پک کر سوکھ جاتی ہیں، پھر تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد پڑ گئیں، پھر آخر کار اللہ اُن کو بھس بنا دیتا ہے در حقیقت اِس میں ایک سبق ہے عقل رکھنے والوں کے لیے۔

بہار ہو کہ خزاں، حالات ساز گار ہوں کہ ناساز گار، غلبہ ہو یا مغلوبیت، خوشحالی ہو کہ تنگ دستی.... اللہ کے بندوں کو تو اللہ ہی کے گن گانے چاہئیں۔ یہی مطلوبہ رویہ ہے ہر اس بندہ کا جو بہار کی حقیقت اور خزاں کی اصلیت کو بخوبی جانتا ہے۔ ان دو متزاد موسموں کو رات اور دن کی طرح باری باری آنے والے اور انسانوں اور دیگر مخلوقات پر اثرات ڈالنے والا سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ ہر دو صورت میں بندۂ مومن صبر و شکر کا پیکر بنا رہے۔ اور صدا کلمہ حق بلند کرتا رہے.... بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ۔